رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
سہ ماہی ۴ روپے ۱۲ آنے
ماہانہ ۱ روپیہ ۸ آنے

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

نمبر ۵۹	مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو رات کھانسی اور بے خوابی کی شکایت زیادہ رہی ۔ آج دن کو بھی کھانسی بدستور زیادہ رہی ہے ۔ آج کا ٹمپریچر ۹۹،۱ ہے ۔ مگر باوجود اس تکلیف کے حضور مہماتِ دینیہ میں مشغول رہے :۔

مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے ہاں ۵ ۔ ۶ ستمبر کی درمیانی شب لڑکی تولد ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے :۔

مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت لاہور کمشنری کے اضلاع کی بعض جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں :۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو گوجرہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے :۔

افسوس ۵ ستمبر کو منشی محمد حمید الدین صاحب کلرک کی والدہ مہتاب بی بی صاحبہ بعمر ۷۴ سال فوت ہو گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اقوامِ عالم کی تشنگی احمدیت کے چشمہ سے پانی پی کر بجھے گی

"میں نے اگرچہ یہ دُعا کی ہے ۔ کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ ٹھہرایا جاؤں اور میں یقین رکھتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا ۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا ۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا ۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا ۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے ۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دینگے ۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی ۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا ۔ اور پھولے گا ۔ یہاں تک ۔ کہ زمین پر محیط ہو جائیگا بہت سی روکیں پیدا ہوں گی ۔ اور ابتلا آئیں گے ۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا ۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا ۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ۔ کہ " میں تجھے برکت پر برکت دوں گا ۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے "۔ سو اے سُننے والو ! ان باتوں کو یاد رکھو ۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو ۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے ۔ جو ایک دن پورا ہو گا "۔ (تجلیات الٰہیہ)

پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخاب کے متعلق اعلان

تھوڑا عرصہ ہوا ہے پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے متعلق یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ تحصیل بٹالہ کے دیہاتی حلقہ کی طرف سے صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بطور امیدوار کھڑے ہونگے۔ لیکن درحقیقت یہ صرف ایک تجویز تھی اور قطعی فیصلہ نہیں تھا۔ اب اس کی بجائے اغلب یہ ہے۔ کہ اس حلقہ میں سے جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کھڑے ہونگے۔ انکے علاوہ شاید کوئی دوست حلقہ تحصیل گورداسپور سے بھی کھڑے ہوں۔ اس کا اعلان حسب ضرورت مناسب وقت پر کیا جائیگا۔ احمدی احباب کو ان ہردو حلقوں میں اپنے امیدواروں کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ (ناظر امور خارجہ قادیان)

جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں حکومت کشمیر کی مداخلت

کے خلاف

صدائے احتجاج

۲۸ اگست ۱۹۳۶ء جماعت احمدیہ موضع لدرون ڈاکخانہ کرپورہ کشمیر کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت سید محمد صادق شاہ صاحب بر مکان خواجہ صابر جو صاحب منعقد ہوا۔ جناب خواجہ محمد یوسف صاحب نے حکومت کا تازہ کارنامہ یعنی امن پسند جماعت پر قانون کا ناجائز استعمال اور مذہبی آزادی میں مداخلت کے متعلق حالات سنائے بعدہٗ مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے منظور کئے گئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ کشمیر کا یہ جلسہ حکومت کشمیر کے اس اقدام پر کہ اس نے جماعت احمدیہ جیسی پُرامن جماعت کا عین موقعہ پر جلسہ روکا۔ اور جماعت احمدیہ کو مالی نقصان پہنچایا بلکہ جماعت احمدیہ کشمیر کے دلوں کو مجروح کیا۔ صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا اعلان کرتا ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے شرپسند لوگوں کے حوصلے بڑھ جائینگے۔

۲۔ جماعت احمدیہ کشمیر اس اقدام کو کہ تحصیل پلوامہ میں جماعت احمدیہ دو ماہ تک کوئی جلسہ منعقد نہ کرے۔ مذہبی مداخلت اور حق تلفی تصور کرتی ہوئی پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے حکومت کے اس اقدام نے ہمارے دلوں کو بہت بری طرح زخمی کیا ہے۔ اور ہم ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ فوری طور پر اس حکم کو منسوخ فرماکر ہمارے زخمی دلوں پر مرہم لگائیں۔ (۳) جماعت احمدیہ پرامن رعایا ہونے کی حیثیت سے یہ حق رکھتی ہے کہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کی حکومت سے درخواست کرے کہ اگر اس جلسہ کے انعقاد میں حکام کو کسی قسم کا اعتراض تھا۔ تو انہوں نے کیوں کافی وقت پیشتر اطلاع نہیں دی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ اگست سے ۵ ستمبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت	
۱	چودھری بوٹا صاحب	ضلع گورداسپور
۲	جعفر علی صاحب	قادیان
۳	سید محمد حسین صاحب	ضلع ہوشیارپور
۴	Sabsu Amodu - Bamgbala	Lagos
۵	Issa olaknuti Kotum	Lagos
۶	Nihmatullah Erisk	״
۷	Sule Rahman	Lagos
	تحریری بیعت	
۸	میاں بہادر صاحب	ضلع سرگودھا
۹	صوبیدار علیشان خانصاحب	״ جہلم
۱۰	نواب الدین صاحب	״ گورداسپور
۱۱	رسول بی بی صاحبہ	״ ״
۱۲	محمد امجد خانصاحب	״ ״
۱۳	محمد صدیق صاحب	״ ملتان
۱۴	چودھری شکر علی صاحب	״ ״

امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اعلان

عنوان بالا کے ماتحت نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ایک اعلان الفضل مورخہ ۲ ستمبر و ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں فہرست امتحانی کتب میں انجام آتھم کے ساتھ ایک نوٹ دیا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

"واضح ہو کہ انجام آتھم کا تمام عربی حصہ بھی شامل نصاب ہے۔ علمی سوالات دریافت نہیں کی جائینگے"

یہ نوٹ مختصر ہے جو اصل منشاء کو ظاہر نہیں کرتا۔ اصل منشا یہ ہے۔ کہ گو انجام آتھم کا عربی حصہ بھی شامل نصاب ہے۔ مگر سوالات اسکے مضمون کے متعلق اردو میں ہونگے۔ ایسے سوالات نہ ہونگے۔ جن سے عربی زبان کی لیاقت کا امتحان لینا مقصود ہو۔ اس لئے جو دوست عربی نہیں جانتے ہوں۔ وہ کسی عربی دان سے اس کا مضمون پڑھوا کر سن اور سمجھ سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ایجنسی سے اخبار خریدنے والے احباب اور ایجنٹ صاحبان کیلئے ضروری اعلان

جب سے روزانہ اخبار ۱۲ صفحہ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ ایسے احباب کی طرف سے جو اپنے ہاں کے ایجنٹوں سے اخبار خریدتے ہیں۔ یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ان سے ماہوار ۱؎ کے حساب سے قیمت لی جائے۔ حالانکہ یہ قیمت پندرہ روپیہ سالانہ کے حساب سے ایک ماہ کی ان خریداروں کے لئے بنتی ہے۔ جو پیشگی قیمت دفتر میں جمع کرا دیتے ہیں۔ لیکن ایجنٹوں کے ذریعہ جہاں اخبار بھیجا جاتا ہے۔ وہاں سے پیشگی قیمت تو الگ رہی مہینہ کے بعد وصول کرنے میں بھی سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ اور ایجنسیوں کے ذریعہ اخبار پہونچانے میں دفتر محض اس لئے زیادہ مشقت اور عام طور پر نقصان برداشت کر رہا ہے۔ کہ وہاں کے احباب کو اسی دن اخبار پہونچ جائے۔ جس دن قادیان میں شائع ہوتا ہے۔

ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو اصحاب کم از کم تین ماہ کی قیمت تین روپے بارہ آنہ پیشگی براہ راست دفتر میں ارسال فرما دیں گے۔ ان کو ایجنسیوں کے ذریعہ بھی ایک روپیہ چار آنہ ماہوار پر ہی اخبار پہونچایا جائے گا۔ اور ایجنسی کو کمیشن دفتر خود ادا کریگا لیکن جو اصحاب اپنے حساب ایجنٹ سے ہی رکھنا چاہیں۔ انہیں ایک آنہ فی پرچہ کے حساب سے ہی پرچہ دیا جا سکتا ہے۔

ایجنٹ صاحبان کو بھی یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ جن خریداروں کی طرف سے کم از کم سہ ماہی قیمت دفتر میں پیشگی داخل کرا دیں گے۔ ان کے پرچوں کی قیمت ۱؎ ماہوار کے حساب لی جائیگی۔ اور باقی جس قدر پرچے منگائیں گے۔ ان کی قیمت فی پرچہ ایک آنہ کے حساب ان کے ذمہ ڈالی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

"جمعیۃ العلماء ہند کا واحد ترجمان"
اور
جماعت احمدیہ

جس طرح کوئی ہوشمند جسمانی باپ یہ گوارا نہیں کرتا۔ کہ اس کی اولاد میں سے کسی میں کوئی معمولی سا بھی عیب یا نقص پایا جائے۔ اور خواہ اولاد کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اس کا ہر ایک بچہ ہر پہلو سے بہترین نمونہ ہو۔ یہ نہیں۔ کہ کسی ایک آدھ میں کوئی نقص یا کمزوری ہو۔ تو اسے وہ اس لئے برداشت کرلے۔ کہ اس کی دوسری اولاد ماشاء اللہ قابل تعریف اور لائق ستائش ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر روحانی باپ یعنی سچا روحانی پیشوا کبھی یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کے پیرؤوں میں سے کسی میں بھی کوئی نقص یا کمزوری نظر آئے۔ یا کسی سے کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد ہو۔ تو اس سے آنکھیں بند کرلے۔ اور اس کے متعلق انہیں محتاط رہنے کے لئے تاکید نہ کرے۔

مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کی ایک بہت بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ لوگ جو ان کے مذہبی لیڈر اور راہ نما تھے۔ انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائگی ترک کردی۔ اور اس لئے ترک کردی۔ کہ نہ تو وہ خود اس کے مطابق اپنا عمل رکھتے تھے۔ اور نہ لوگوں کی خفگی اور ناراضگی برداشت کرسکتے تھے وہ ڈرتے تھے۔ کہ اگر کسی کو اس کے نقص پر ٹوکا۔ تو اول تو وہ سر ہو جائے گا۔ اور کہیگا۔ اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھو۔ لیکن اگر یہ نہ ہوا۔ تو وہ ناراض تو ضرور ہوگا۔ اور اس طرح ذریعۂ معاش جو عوام کی رضامندی پر منحصر ہے۔ خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں میں نہ تو کوئی کسی کو سمجھانے والا ہی رہا اور نہ کسی میں ماننے اور نصیحت قبول کرنے کی اہلیت باقی رہی۔ اور آج وہ بصد حسرت و یاس کہہ رہے ہیں:-

نہ میری سُنتے وہ نہ میں ناصحوں کی
نہیں مانتا کوئی کہنا کسی کا

اور حالت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی کوئی کل سیدھی نہیں۔ دینی حالت ان کی نہایت ہی عبرتناک ہے۔ اور دنیاوی حالت میں وہ سب سے گرے ہوئے ہیں۔ دوسرے مذاہب میں بھی فرقے ہیں۔ قومیں ہیں لیکن ان میں اس طرح خاک اڑتی نظر نہیں آتی جس طرح مسلمانوں میں نظر آتی ہے۔ مسلمانوں میں نہ کوئی تنظیم ہے۔ نہ کسی بڑے سے بڑے مقصد کے لئے اتحاد ہے۔ نہ ایک دوسرے کی ہمدردی ہے۔ نہ قومی غیرت و حمیت ہے۔ اگر علماء ان کی دلی ہمدردی اور خیر خواہی سے نصیحت کرنے والے ہوتے۔ ان کی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے انہیں مشفقانہ طور پر آگاہ کرنے والے ہوتے۔ ان کو نقائص کی اصلاح کی طرف عمدگی سے توجہ دلانے والے ہوتے۔ تو نہ مسلمانوں کی یہ حالت ہوتی۔ نہ ان کے قلوب سے اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ اڑتا۔ اور نہ وہ اپنے حقیقی خیر خواہوں کو بھی بدخواہ سمجھ کر ان سے دور بھاگتے۔

لیکن کس قدر عبرت کا مقام ہے۔ کہ وہ گروہ جو مسلمانوں کی تمام خرابیوں اور برائیوں کا باعث ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض کو مُبول کر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت شرّ من تحت ادیم السّماء کا مصداق بن چکا ہے۔ صلاحیت سے اس قدر دُور ہو چکا ہے۔ کہ جب بھی اس زمانہ کے مصلح اور روحانی پیشوا کو جسے اس کے پیرو اپنے آپ سے بھی زیادہ اپنا خیر خواہ اور ہمدرد سمجھتے ہیں کسی پیرو کو اس کی کسی غلطی اور کمزوری پر ٹوکتا دیکھتے ہیں۔ تو جھٹ شور مچا دیتے ہیں۔ کہ اس جماعت کا بھی خاتمہ ہوا۔ جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ لوگوں کی اصلاح کے لئے اور دُنیا میں تغیر پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔

اس قسم کا شور مخالف علماء نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں بھی بعض اوقات مچایا اور اب بھی کبھی کبھی مچاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں "جمعیۃ العلماء ہند کے واحد ترجمان الجمعیۃ" نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ پر نہ صرف خود بغلیں بجاتے ہوئے بلکہ دوسروں کو بھی بغلیں بجانے کی یوں تلقین کرتے ہوئے کہ "خلیفہ جی کے ملفوظات گرامی پر ذرا ایک طائرانہ نظر ڈالئے۔ اور قادیانیت کی بربادی پر بغلیں بجائیے" لکھا ہے:-

"شکر ہے کہ ابھی مومنوں نے صرف کمزوری ہی دکھائی اور پشت دکھانے کی نوبت نہیں آئی۔ مگر بکری کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ وہ دن بھی دور نہیں۔ کہ تمام مریدانِ باصفا کلمۂ تعوذ پڑھتے ہوئے ایسے فقرو ہوں گے۔ کہ ان کی گرد بھی خلیفہ جی کو میسر نہ آسکے گی"!

کسی احمدی سے کسی وقت کوئی کمزوری سرزد ہو جانا۔ اور اس پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تنبیہ فرمانا کوئی ایسی بات نہیں جس سے کوئی ہوش و حواس رکھنے والا انسان یہ نتیجہ اخذ کرسکے۔ کہ "بکری کی ماں کب تک خیر منائے گی"۔ اور یہ کہہ اُٹھے۔ کہ "تمام مریدانِ باصفا فقرو ہو جائیں گے"۔ لیکن جب جمعیۃ العلماء ہند کا واحد آرگن اس لئے بغلیں بجائے۔ اور بجوائے۔ کہ ایک شخص کی غلطی یا بعض لوگوں کی کمزوری کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی اصلاح اور دوسروں کی راہنمائی کے لئے خطبۂ جمعہ میں فرمایا۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس نے کور باطنی اور اسلام سے ناواقفیت کا پورا پورا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ کیا علماء کی جمعیت کا آرگن کہلانے والا اتنا بھی نہیں جانتا۔ کہ احادیث میں اس قسم کے کئی واقعات موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کی کسی غلطی یا کوتاہی کے باعث سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور بعض اوقات سخت سے سخت تنبیہ بھی فرمائی حتےٰ کہ ایک موقعہ کا ذکر خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں یوں فرمایا ہے۔ کہ:- وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا۔ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ کہ وہ تین شخص جو ایک لڑائی میں شامل ہونے سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ان کے ساتھ کیا گذری۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کلیۃً قطع تعلق کر لیا حتےٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی ان سے بات تک کرنے سے منع فرما دیا۔ آخر ان کی حالت یہ ہوگئی۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ زمین باوجود فراخی کے ان کے لئے تنگ ہوگئی۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ سوائے خدا کے ان کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں۔

اپنے عزیز صحابہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ناراضی جس کا نہایت جامع نقشہ خدا تعالےٰ نے خود کھینچا ہے۔ اگر دشمنانِ اسلام کی اس توقع کو پورا نہ کرسکی کہ اسلام دُنیا سے مٹ جائے۔ تو اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ کے تنبیہی الفاظ سے جمعیۃ العلماء کی یہ امید بھی ہرگز بر نہ آئے گی۔ کہ احمدیت مٹ جائیگی۔ احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور ترقی کرتی رہے گی۔

ذکر و فکر

تجلّیاتِ طُور کے چند نظارے

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

(۱)

ایک زمانہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک دن میں صحراء الفت کے لق و دق میدان میں تخیل کے اسپ باد رفتار پر سوار یکہ و تنہا خوش خرامیوں میں معروف تھا۔ اس وقت میں نے اپنے تئیں دُنیا اور اہل دنیا کے علائق سے بالکل الگ اور منقطع محسوس کیا۔ حتّٰی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جسمانیات کا کوئی حصہ بھی میری روح کے ساتھ وابستہ نہیں رہا۔ اور میرے حواس اس قدر تیز معلوم ہونے لگے۔ کہ ہزاروں لاکھوں میل دور کی اشیاء بالکل پیش پا افتادہ نظر آنے لگیں۔ اور وائرلیس کے آلہ کی طرح میرے کان فضا میں منتشر شدہ آوازوں کو سُننے لگے۔ رفتہ رفتہ اس حالت نے بڑھنا شروع کیا۔ اور ہوتے ہوتے میری نظر عالم لاہوت کی طرف گئی۔ تو ایک عجیب نظارہ دیکھا ہزارہا نورانی رنگوں کی خوبصورت شعاعیں اس مرکز عالیہ سے ملکوت السمٰوٰت والارض کو منور کر رہی تھیں۔ سینکڑوں قسم کے دلربا نغمے لامکان سے نکل کر کون و مکان میں جان ڈال رہے تھے۔ اور بیشمار قسم کی خوشبوئیں اپنی مہک سے مملکت ناسوت کو معطر اور معنبر کر رہی تھیں۔ غرض اس قدر لاانتہا فیضان ملاء اعلیٰ کے پردوں میں سے چھن چھن کر عالمین پر پڑ رہا تھا۔ کہ دل ان رنگوں ان نغموں اور ان نگہتوں کو محسُوس کر کے مست و مدہوش ہو گیا۔ اور ایک نشہ بیخودی کا ایسا چڑھا۔ کہ نہ بود کی ہوش خالق و مخلوق کا فرق اور ذرہ اور آفتاب کی تمیز جاتی رہی۔ اور اسی خمار میں ایک مرفوع القلمی کی سی کیفیت طاری ہو گئی اور خلوت کی گہرائیوں میں سے بے اختیار یہ کلمہ میرے منہ سے نکلا

ربّ ارنی انظر الیک

ابھی یہ الفاظ ختم بھی ہونے نہ پائے تھے کہ ایک پُرجلال اور دل ہلا دینے والی قرآنی آواز نے مخاطب یوں فرمایا۔ لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی

(۲)

اس آواز کا آنا تھا۔ کہ وہ تمام عالم یکدم نظروں سے غائب ہو گیا۔ اور اس کی جگہ کامل تاریکی نے لے لی۔ جس کی اتنی ظلمت تھی کہ مجھے اپنے وجود پر بھی شک ہونے لگا۔ کہ کہ وہ بھی موجود ہے یا نہیں۔ اور ایک کیفیت عدم محض کی طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ تاریکی ایک جگہ سے کم ہونی شروع ہوئی۔ اور سامنے ایک محدود مقام میں کچھ کچھ نظر آنے لگا۔ آخر صاف ہوتے ہوتے میں نے دیکھا۔ کہ وہ ایک پہاڑ ہے۔ اور پہاڑ بھی بہت آباد اور سرسبز اور عالیشان۔ تین بجے پچھلی رات کا وقت ہے۔ ہر گھر آراستہ و پیراستہ اور ہر قسم کے ساز و سامان سے بھرا ہوا ہے۔ دولت تجارت رونق اور عیاشی کے سامانوں کی فراوانی ہے۔ اور ہزارہا انسان بے خبر خواب غفلت میں سرشار پڑے ہیں اتنے میں ایک آواز میرے کان میں پڑی۔ کہ دیکھ اپنے رب کی قہری تجلّی اس پہاڑ پر۔ ابھی ان الفاظ کو میں اچھی طرح سمجھا بھی نہ تھا۔ کہ وہ سارا پہاڑ مجھے ہلتا نظر آیا۔ اور آناً فاناً دیکھتے دیکھتے وہ تمام عالیشان مکانات گر کر تودہ خاک ہو گئے۔ اس کے اکثر رہنے والے ایسے دب گئے۔ کہ گویا وہ صدیوں سے قبروں میں پڑے تھے۔ پھر زمین میں سے خوفناک آوازیں۔ بچوں عورتوں اور مردوں کا ہولناک واویلا دیواروں اور چھتوں کے گرنے کا شور مرنے والوں اور زخمیوں کی دردناک چیخ و پکار۔ غرض صرف ۳ منٹ کا وہ نظارہ فلمّا تجلّی ربہ للجبل جعلہ دکّا کا جو میں نے دیکھا۔ وہ ایسا دہلا دینے والا تھا۔ کہ میں پکار اٹھا۔ کہ بس بس اب مجھ میں اس سے زیادہ دیکھنے کی تاب نہیں۔ اتنے میں وہ سین غائب ہو گیا۔ اور ایک آواز آئی۔ کہ دیکھ یہ تیرے رب کی تجلی تھی کوئٹہ پر۔ تو تو اسے ہی دیکھ کر سہم گیا ہے۔ اب ایک دوسرے جبل پر اس کی قہری تجلی دیکھ۔

(۳)

ابھی میرے حواس پہلے نظارہ کے اثر سے ہی درست نہیں ہوئے تھے۔ کہ پھر ایک روشنی کی جگہ نظر آئی۔ دیکھا کہ ایک عظیم الشان دربار ہے۔ اور ایک نہایت رعب اور دبدبہ والا شہنشاہ تخت پر بیٹھا ہے۔ اور وہ اپنے اہل دربار سے یوں تقریر کر رہا ہے۔ اے میرے وزیرو اور امیرو دیکھو ہمارا ملک دنیا میں سب سے زیادہ وسیع ملک ہے نصف ایشیا اور نصف سے زیادہ یورپ ہمارے زیر نگین ہے۔ دنیا کے کسی ملک کی رعایا اپنے بادشاہ کی اس قدر خدمتگذار نہیں۔ جس قدر ہماری۔ جو سامان عیش و طرب جو مال و دولت اور جو مطلق العنانی ہمیں حاصل ہے وہ سارے جہان میں کسی شخص کو حاصل نہیں۔ جو سطوت اور جبروت اور اختیار اور رعب اور دبدبہ اس جانب کو میسر ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو اس روئے زمین پر میسر نہیں۔ ہماری کروڑوں رعایا قطب شمالی سے بحر کیسپین تک اور ولاڈی ووسٹک سے پولینڈ کی سرحد تک ہمارے آگے ایک زرخرید غلام سے بڑھکر حیثیت نہیں رکھتی۔ اور ہم کو "چھوٹے خدا" کے نام سے پکارتی ہے۔ ہمارے اقتدار اور غلبہ کا یہ حال ہے۔ کہ شاہانِ عالم ہمارے نام سے کانپتے ہیں۔ غرض ہم دنیا میں اس عظیم الشان سر بفلک پہاڑ کی طرح جس کی بلندی تک انسان تو کیا عالم بالا کے فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ابھی یہ تقریر ہو ہی رہی تھی۔ کہ سنیما کے پردہ کی طرح یکدم سین بدل گیا۔ اور ایک دوسرا نظارہ سامنے آ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ وہی اپنے تئیں پہاڑ کہنے والا شخص ننگے سر میلے کپڑے سخت ذلت اور مصیبت کی حالت میں کھڑا ہے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہیں۔ اور چند ادنٰے درجہ کے لوگ اسے دھکے دے دے کر ایک طرف کو لے جا رہے ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ اے بھائیو! مجھے ایک گھونٹ پانی تو پی لینے دو۔ تین دن سے مجھے کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ ایک ٹکڑہ روٹی اور ایک پیالہ چائے کا مجھے دو۔ تاکہ میں ذرا چلنے کے قابل ہو جاؤں۔ مگر وہ سپاہی اس کی منتوں اور زاریوں کی ذرہ پرواہ نہیں کرتے۔ اور اسے بندوقوں اور سنگینوں سے دھکیلتے ہوئے اور ہتھکڑیوں سے کھینچتے ہوئے ایک طرف کو لئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پھر یکدم نظارہ تبدیل ہوا۔ اور ایک تہ خانہ نظر آیا۔ جس میں وہی جبل الملوک نہایت بُری حالت میں پڑا ہوا نظر آیا۔ اس کے پاس اس کی ملکہ اور جوان لڑکیاں موجود تھیں۔ اتنے میں دروازہ کھلا۔ اور ایک گروہ وحشی سپاہیوں کا اس تہ خانہ میں داخل ہوا۔ ان کی خونی نظریں اور قہری آثار دیکھ کر بادشاہ اور اس کی ملکہ اور شہزادیوں نے ان کے آگے عجز و الحاح کرنا شروع کیا۔ ہاتھ جوڑے اور پیروں پر سر رکھا مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ اس کے لئے ذلت اور قتل کا تحفہ لائے تھے۔

انہوں نے اس کے سامنے اس کی جوان لڑکیوں کی عصمت دری کی۔ اس کی ملکہ کو سخت بیرحمی سے سنگینیں گھونپ گھونپ کر قتل کیا۔ اور فوجی بوٹوں کی ٹھوکروں سے خود اس کی کھوپڑی توڑ کر اس کے دماغ کو پاش پاش کر دیا۔

میں یہ نظارہ دیکھ کر تاب نہ لا سکا اور میری چیخیں نکل گئیں۔ کہ بس بس۔ اس کے دیکھنے کی مجھے طاقت نہیں۔ یکدم پھر اندھیرا ہو گیا۔ اور ایک آواز نے مجھے ہوشیار کر کے کہا۔ دیکھا تو نے اپنے رب کی تجلی کو اس پہاڑ پر یہ زار روس ہے۔

مجھے اس نظارہ نے قریباً بے دم کر دیا۔ اور میں اس فکر میں تھا۔ کہ وہاں سے کسی طرح بھاگ جاؤں۔ مگر ندائے سروش پھر آئی۔ اور کہا۔ دیکھ اب ایک تیسرے پہاڑ پر اپنے رب کی قہری تجلی۔

(۴)

اس وقت میں لاچار تھا۔ بے بس تھا جو کچھ سامنے آتا تھا۔ اسے مجبوراً بصیرت کی آنکھوں سے دیکھنا پڑتا تھا

کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ملاء اعلیٰ میں ایک مجلس لگی ہے۔ اس میں تمام نورانی وجود۔ اور سفیرانِ بارگاہ الٰہی جمع ہیں۔ اتنے میں ایک طرف سے دروازہ کھلا۔ اور ایک نو وارد سراپا نور اور سراپا برکت اس مجلس میں داخل ہوا۔ صدر مجلس نے اسے السلام علیکم کہا۔ اور سب کو حکم دیا۔ کہ اسے سلام کریں۔ اس سے معانقہ کیا۔ اور کہا۔ اھلاً وسھلاً ومرحبًا اے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ وہ آگے آیا۔ اور صدر کے پاس ہی کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ صدر کے بعد اس تمام مجلس میں وہی سب سے زیادہ معزز و مکرم ہے۔ اتنے میں ایک معمر شخص اٹھا۔ اور اس نے نو وارد کو مخاطب کر کے یوں کہا۔ کہ میں ابو البشر آدم ہوں۔ اور تو بھی آدم ہے۔ مگر مجھ سے افضل۔ مجھے شیطان نے پھسلایا۔ مصیبت میں ڈالا۔ اور بہشت سے نکالا۔ مگر تو اس شیطان کا سر کچلے گا۔ اور بنی انسان کو بہشت میں داخل کرے گا۔ خدا کی برکتیں ہوں تجھ پر۔

ان کے بعد پھر ایک بزرگ اُٹھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نوح ہوں۔ اور تو بھی نوح ہے۔ میں نے ۵ ہزار سال تجھ سے پہلے اپنی امت کو اس فتنہ سے ڈرایا تھا۔ جس کی سرکوبی کے لئے تو مامور کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ تجھے فتح دے۔ اور کامیاب کرے

پھر اسی طرح باری باری ہر بزرگ نے کچھ نہ کچھ تقریر کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے اپنا ہمنام بیان کیا۔ اور اس کی بزرگی اور کمال کی تعریف کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت موسٰے علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام وغیرہ بہت سے انبیاء نے اس کی علو مرتبت کا اعتراف اور اس سے محبت اور تعلق اور مماثلت کا اظہار کیا۔ پھر حضرت عیسٰے روح اللہ اُٹھے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں اور یہ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اور میری ان کے ساتھ خاص مناسبت اور مماثلت ہے۔ مگر باوجود اس کے ہر رنگ میں یہ شخص مجھ پر فضیلت رکھتا ہے اس کا فیض میرے فیض سے۔ اس کا درجہ اور شان میرے درجہ اور شان سے اس کا علم و معرفت میرے علم و معرفت سے۔ اور اس کا حلقۂ اثر میرے حلقۂ اثر سے بہت زیادہ اور وسیع ہے۔ یہی میرا موعود احمد ہے خدا اس پر اپنی بڑی بڑی برکات نازل فرمائے

منجملہ اور لوگوں کے ایک بزرگ جن کا نام کرشن علیہ السلام تھا۔ وہ بھی اُٹھے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ اے برہمن اوتار۔ اے آریوں کے بادشاہ اور اے رودر گوپال تیری مہا گیتا میں بھی لکھی گئی ہے۔

آخر میں صدر مجلس نے فرمایا۔ کہ اے معشر الانبیاء سنو۔ اس کی بعثت میری بعثت۔ اور اس کا اس زمانہ میں نزول میری آمدِ ثانی ہے۔ میرا نام اس کا نام۔ اور میرا کام اس کا کام ہے۔ میرے دین کی تکمیل اشاعت اس کے متعلق۔ اور برکاتِ اسلام کا ظہور اس کے وجود کے ساتھ وابستہ ہے اور یہی میرا کامل بروز۔ میرا کامل ظل اور میرا کامل ظہور ہے۔ اور اس کا میرے ساتھ یہ تعلق ہے۔ کہ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں۔ من دیگرم۔ تو دیگری

اب مجلس برخاست ہونے کو تھی۔ کہ پردۂ غیب سے ایک آواز آئی۔ ایک الہام نازل ہوا ایک وحیِ ربانی نے اپنی پوری شان و شوکت سے منشائے الٰہی کا اعلان فرمایا۔ وہ آواز یہ تھی۔ ھُو مِنّی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی میں نے اس وقت دیکھا۔ کہ اس شخص کا منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکنے لگا۔ برکات اور انوار کی شعاعیں اس کے تمام وجود سے نکل کر عرصۂ عالم پر محیط ہو گئیں۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہی شخص اس زمانہ میں دنیا کی ہدایت کا ستارہ۔ اور اس کی ظلمتوں کو دور کرنے والا سورج۔ اور روحانی خشکی اور قحط سالی کو نابود کرنے والی بارش ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیٰ مطاعہ محمد وآلہٖ اجمعین۔ یہی وہ غیر متزلزل اور بلند مرتبت روحانی پہاڑ ہے۔ جس کی وجہ سے اس دنیا کے امن کا نئے سرے سے قیام ہو گا۔ اور اس کی نہریں اور دریا انسانوں کے نفوس اور قلوب کو سیراب کریں گے۔ اور اس کا سبزہ اور پھل اور پیداوار طالبانِ الٰہی کی غذا بنیں گے۔ غرض ایک عجیب ہیبت اور عظمت اس کی دل میں پیدا ہوئی۔ اور عالم بالا میں اس کا درجہ اور عزت دیکھ کر میں مبہوت اور ششدر تھا۔ کہ اتنے میں پھر ندائے سروش میری روح کے اندر سے بولی۔ کہ دیکھ۔ اپنے رب کی تجلی کا نیا رنگ۔

(۵)

میں پہلے دو نظاروں سے قریبًا نیم مُردہ ہو چکا تھا۔ کہ اس نظارہ نے میرے دل کو ذرا ڈھارس دی۔ وہ مبارک چہرہ۔ وہ نور مجسم وجود کسی مُردہ سے مردہ روح کو زندہ کرنے کے لئے کافی تھا۔ مگر افسوس کہ جلدی ہی وہ میرے آگے سے محو ہو گیا۔ اور کچھ منٹ کے بعد سنیما کے پردہ کی طرح حسب ذیل نظارے میرے سامنے سے گزرتے چلے گئے۔ پہلے دیکھا۔ کہ ایک بے حیثیت گاؤں کی ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں وہی شخص بیٹھا ہے۔ ۶-۶ ماہ کے روزوں نے اس کو بالکل نحیف اور کمزور کر دیا ہے۔ اس کے رشتہ دار اُسے اپنے پر بوجھ سمجھتے ہیں۔ اسے نکما اور نالائق خیال کرتے ہیں۔ اور افسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ اپنی زندگی کس طرح بسر کرے گا۔ پھر دیکھا۔ کہ ایک کمرہ میں کچھ ادنیٰ اور غریب آدمی ایک دستر خوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اور وہ شخص بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا شریکِ طعام ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی انہی میں کا ایک فرد ہے۔ پھر میں نے اسے دیکھا۔ کہ ایک عدالت میں ملزم کی حیثیت سے پیش ہے اور بڑے بڑے جبہ پوش اور معزز مولوی۔ پنڈت اور پادری چیخ چیخ کر عدالت سے کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ خونی ہے۔ یہ قاتل ہے۔ یہ ٹھگ ہے۔ یہ باغی ہے۔ اسے قید کر دو۔ اسے پھانسی دے دو۔ اور وہ مظلوم ان کے آگے اس طرح کھڑا ہے جس طرح ایک حقیر سے حقیر گنہگار کھڑا ہوتا ہے۔

پھر میں نے دیکھا۔ کہ اس کے آگے خطوط اور اشتہارات اور کتابوں کا ایک انبار پڑا ہے۔ اور ان میں اس کو۔ اس کے اہل و عیال کو۔ اس کے خاندان کو اور اس کے دوستوں کو ہر ممکن سے ممکن گالیاں دی گئی ہیں۔ ہر طرح کا تمسخر اور استہزا کیا گیا ہے اور ہر طرح کے ذلیل کرنے والے خطاب اور القابات اس کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ اتنی لعنتیں اتنا سب و شتم۔ کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کسی شخص کی دنیا میں کبھی اتنی توہین کی گئی ہو۔ مگر وہ ان کو پڑھتا ہے۔ مسکراتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے

اس کے بعد معًا ایک نظارہ آیا۔ وہ شخص ایک بڑے شہر کے بازار میں گاڑی میں سوار ہے۔ اور تمام شہر کے بچے اور غنڈے پیچھے ہیں۔ اور کوئی قسم مغلظات کی نہیں جو اس شخص کے لئے انہوں نے استعمال نہیں کی ساتھ ہی پتھروں اور اینٹوں کی بارش اس پر ہونے لگی۔ میں دیکھ کر تاب نہ لا سکا۔ اور قریب تھا کہ آنکھیں بند کر لیتا۔ کہ اتنے میں وہ سین بدل گیا۔ پے در پے چند اور قسم کے نظارے سامنے آ گئے۔ دیکھا۔ کہ چند معمولی آدمی اس سے ملنے کے لئے اس کے مکان میں داخل ہوئے۔ تو یہ عظیم الشان شخص اپنے ہاتھ سے ان کے لئے اندر کمرہ سے چارپائی اٹھا کر لایا۔ ان کو سرہانے کی طرف بٹھایا۔ اور خود پائینتی کی طرف بیٹھا اور ان سے بات چیت کی۔ پھر ایک جگہ کو دیکھا۔ کہ وہاں کئی اشخاص بیٹھے ہیں۔ اور وہ بھی ان میں ہے۔ مگر اس حالت میں کہ باہر سے لوگ آتے ہیں۔ اور اس کی سادگی کی وجہ سے اسے پہچان بھی نہیں سکتے۔ اور وہ دوسرے حاضرین سے مصافحہ کر کے مجلس میں بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو یہ پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ صدر کون ہے۔ پھر اس کے بعد دیکھا۔ کہ ایک تحریر اس شخص نے لکھی ہے میں نے جھک کر چاہا۔ کہ دیکھوں کیا لکھا ہے۔ تو مجھے نظر آیا کہ

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اور آخر میں لکھا تھا۔ "خاکسار" غلام احمد۔

اسوقت میں نے محسوس کیا اور میرا رواں رواں پکار اٹھا۔ کہ یہ وہ عظمت نشان روحانیت کا پہاڑ ہے جسے خدا کی مہری تجلی نے ایسا سرمہ کی طرح پیسا ہے۔ کہ وہ بالکل ریزہ ریزہ ہو گیا۔ یا تو علو شان کا وہ نظارہ ملاء اعلیٰ والا میرے سامنے تھا۔ اور یا یہ انکسار۔ یہ خاکساری۔ یہ عاجزی۔ یہ شکستگی!۔ کتنا عالی شان مرتبہ۔ سب انبیاء اسکی تعریف میں رطب اللسان۔ درگاہِ الوہیت سے کیسے کیسے عزت کے خطابات اور اس پر یہ اسکی حالت یہ تواضع۔ یہ فروتنی۔ یہ اخلاق! فلمّا تجلّٰی ربّہٗ للجبل جعلہ دکًّا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

غرض میرے دل پر اس پُر کیف تجلی کا یہ اثر ہوا کہ پھر مجھے کچھ دیر کے لئے تن بدن کا کچھ ہوش نہ رہا۔ اللہ اللہ وہ قہری تجلی اور یہ مہری تجلی۔ کس انسان کا دل گردہ ہے۔ کہ پھر یہ الفاظ منہ سے نکال سکے

قرآن مجید اور واقعات کی شہادت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی استقامت اور اولوالعزمی

از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات

قرآنی معیار

خداتعالےٰ نے اپنے ازلی اور ابدی قانون کی رُو سے یہ فیصلہ فرمادیا ہے۔ کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی (مجادلہ رکوع ۲) جب ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ کہ دنیوی سلطنتیں اور حکومتیں اپنے باغی کو کبھی بس میں ہوتے بے سزا نہیں چھوڑتیں۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو شخص خدائی سلطنت کا باغی ہو۔ خود بخود الٰہی سلطنت کا حکمران اور فرمانروا بننے کا جھوٹا دعوےٰ کرتا ہو۔ یعنے نبوت کا جھوٹا مدعی ہو۔ اس کو اللہ تعالےٰ بے سزا چھوڑ دے۔؟ خداتعالےٰ کا اٹل قانون ہے۔ کہ وہ جھوٹے مدعیٔ الہام و ماموریت کو ۲۳ برس کے عرصہ کے اندر اندر نیست و نابود تباہ و برباد کردیتا ہے۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایک مثال بھی اس کے خلاف پیش نہیں کی جاسکتی۔ کہ کسی شخص نے جھوٹا دعوےٰ نبوت کیا ہو۔ اور از خود جھوٹا الہام بناکر خداتعالےٰ کی طرف منسوب کیا ہو۔ پھر اس کے بعد ۲۳ برس تک زندہ رہا ہو۔ قرآن مجید میں سورہ الحاقہ پارہ ۲۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقہ ع ۲) کہ اگر وہ اپنے پاس سے بعض جھوٹے اقوال بناکر ہماری طرف منسوب کرتا۔ تو ہم اس کی رگِ جان کاٹ ڈالتے۔ چنانچہ اہل سنت کے عقائد کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۰ پر لکھا ہے کہ یہ عقلی طور پر محال اور غیر ممکن ہے کہ ایک شخص جھوٹا دعوےٰ نبوت کرے۔ تقر یمھلہ ثلاثا و عشرین سنۃ۔ پھر خداتعالےٰ اس کو ۲۳ برس کی مہلت دے کیونکہ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم راستبازوں کے سردار تھے۔ پھر یہ کسطرح ممکن ہے کہ راستبازوں کے سردار کو جو ۲۳ برس کی مہلت عطا فرمائی۔ وہی مہلت ایک جھوٹے بدکردار اور مفتری کو بھی مل جائے۔ اس لئے خداتعالےٰ کا اٹل قانون یہی ہے۔ کہ وہ جھوٹے مدعیان ماموریت والہام کو ۲۳ برس کی مہلت نہیں دیا کرتا۔

انبیاء کی جماعتوں کی ترقی تدریجی ہوتی ہے

جہاں خداتعالےٰ کا جھوٹے مدعیان نبوت و ماموریت کے متعلق یہ قانون ہے۔ کہ وہ ان کو ۲۳ برس کی مہلت نہیں دیتا۔ بلکہ انہیں ناکام و نامراد اور خائب و خاسر کرکے ہلاک کرتا ہے۔ وہاں اس کا اپنے سچے نبیوں کے متعلق یہ قانون بھی ہے۔ کہ وہ ان کو دنیا میں کامیاب و کامران مظفر و منصور کرتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ان کے ماننے والوں کو تدریجی طور پر بڑھاتا چلا جاتا ہے یہی ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ جیسا کہ فرمایا افلا یرون انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون (انبیاء ع ۴) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم منکرین کو چاروں طرف سے روز بروز آہستہ آہستہ کم کرتے چلے آتے ہیں۔ کیا اب بھی ان کو گمان ہے۔ کہ وہ غالب آجائیں گے۔ غرضیکہ صادق اور راستباز مدعیٔ نبوت کی نشانی یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اور اس کی جماعت اس کے دشمنوں کی آنکھوں کے سامنے آہستہ آہستہ بتدریج بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اگر جھوٹا ترقی کرے بھی تو وہ یکدم فوری طور پر ترقی کر جاتا ہے۔ مگر فوراً ہی اسی سرعت اور تیزی کے ساتھ ہلاک بھی ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب کے وقت میں ہوا کہ ایک لاکھ کے قریب لوگ ایک سال میں اس کے ساتھ ہوگئے مگر ایک ہی سال میں وہ سب اس سے علیحدہ ہوگئے۔ اور وہ انتہائی ذلت و خواری کے ساتھ قتل ہوا۔ مختصر یہ کہ سچے مدعی نبوت کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ماننے والے اس کے دشمنوں کے دیکھتے دیکھتے ہر روز آہستہ آہستہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور خداتعالےٰ ان کے مخالفین کو خوب موقعہ دیتا ہے۔ کہ وہ اس الٰہی سلسلہ کو مٹانے کے لئے اپنا پورا زور صرف کرلیں۔ آج بھی کوشش کرلیں کل بھی کوشش کرلیں۔ پھر کرلیں۔ پھر کرلیں اکیلے بھی اور جمع ہوکر بھی اس کو مٹانے کے منصوبے سوچ لیں۔ تا ان کو اس صادق مدعیٔ نبوت کی کامیابی کے متعلق یہ اشتباہ پیدا کرنے کا موقعہ نہ رہ جائے۔ کہ یہ ترقی محض اتفاقی طور پر ہوگئی۔ ورنہ اگر ہم اپنی ساری قوت صرف کرتے یہ سلسلہ یقیناً تباہ ہوجاتا۔ پس خداتعالےٰ نے سچے گروہ کی نشانی ہی یہ رکھی ہے۔ کہ وہ اپنے دشمنوں کی کوششوں کے باوجود آہستہ آہستہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دنیا اس کو مٹانا چاہتی ہے۔ لیکن مٹا نہیں سکتی۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون (مائدہ ع ۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آج سے نصف صدی قبل قادیان کی مقدس سرزمین سے اصلاح خلق کے کام پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا۔ چاروں طرف سے آپ کو مٹانے کے لئے آوازیں بلند ہوئیں۔ اور علماء و عوام نے مل کر خدا کے اس جری کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ آپ کا دعوےٰ یہ تھا۔ کہ میں نے اپنے رسول مقتدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرکے آپ کی غلامی اور قرآنمجید کی اطاعت و فرمانبرداری میں خداتعالےٰ سے نبی کا لقب پایا ہے۔ میرا مشن دنیا میں کسی نئی شریعت کو قائم کرنا نہیں۔ بلکہ قرآنمجید کی تکمیل اشاعت کا کام خداتعالےٰ نے میرے سپرد فرمایا ہے۔ قیامت تک کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ جو قرآن کریم کو منسوخ کرے۔ اور اب کوئی انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر کوئی روحانی درجہ حاصل نہیں کرسکتا۔ ہاں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے آپکو یہ قوت قدسی عطا فرمائی ہے۔ کہ آپؐ کی پیروی اور اطاعت کے نتیجہ میں نبوت کا مقام بھی رکھا ہے۔ اور یہ کمال بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی موجودہ قابل رحم حالت پر رحم کھایا ہے۔ اور ایسے وقت میں کہ ایک طرف کفر و شرک۔ ضلالت و گمراہی اور بدعملی اسلام کو کھا رہے تھے۔ تو دوسری طرف عیسائیت کا دیو مہیب اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس پر حملہ آور ہورہا تھا۔ خداتعالےٰ نے مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے پاک نمونہ کو از سرنو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ یہ ہے خلاصہ اس دعوےٰ کا جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا۔ آپ نے ابتدائے دعوےٰ ہی میں جبکہ آپ ایک فرد واحد یکہ و تنہا تھے۔ اللہ تعالےٰ سے علم پاکر پیشگوئی شائع فرمائی۔ کہ پہلے پہلے دنیا مجھ کو قبول نہیں کریگی۔ بلکہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ میرا مقابلہ کرے گی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ مجھکو کامیاب و کامگار کریگا۔ فحان ان تعان و تعرف بین الناس یعنے وہ وقت قریب آگیا ہے کہ تیری مدد اور نصرت کی جائے۔ اور تیری شہرت دنیا میں پھیلائی جائے۔ ووسع مکانک ولا تسئم عن الناس اپنے مکانوں کو وسیع کرلے۔

تیرے پاس کثرت سے لوگ آئینگے۔ دیکھ! لوگوں کی کثرت سے گھبرا نہ جانا! یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق کہ تیرے پاس دور دراز ملکوں سے اس کثرت سے لوگ آئینگے۔ کہ سڑکوں میں گڑھے" پڑجائینگے۔ I will give you a large Party of Islam میں تجھے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت عطا کردونگا۔ غرضیکہ یہ وہ الہی وعدے تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۰ء میں اپنی کتاب براہین احمدیہ میں شائع فرمایا۔ آپ اس وقت ایک فرد واحد اور احدٌ من الناس تھے۔ اس زمانہ کی نسبت حضرت خود تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے پر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ بجز چند گاؤں کے لوگوں کے اور کوئی مجھکو نہیں جانتا تھا۔ یا کچھ اردگرد کے دیہات کے لوگ کم رُوشناس تھے۔ اور میری یہ حالت تھی۔ کہ کبھی سفر سے اپنے گاؤں میں آتا۔ تو کوئی مجھکو نہ پوچھتا۔ کہ تو کہاں سے آیا ہے؟ اور اگر میں کسی مکان میں اترتا۔ تو کوئی سوال نہ کرتا۔ کہ تو کہاں اترا ہے۔ اور میں اس گمنامی اور اس حال کو بہت اچھا جانتا تھا۔ اور شہرت اور عزت اور اقبال سے پرہیز کرتا تھا۔ پھر میرے رب نے مجھے عزت اور برگزیدگی کے گھر کی طرف کھینچا۔ اور مجھے اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ وہ مجھے مسیح موعود بنائیگا۔ اور اپنے عہد مجھ میں پورے کرے گا۔ اور میں اس بات کو دوست رکھتا تھا۔ کہ گمنامی کے گوشہ میں چھوڑا جاؤں۔" (ریویو اُردو فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵۸)

پھر فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

مندرجہ بالا پیشگوئیوں کو براہین احمدیہ میں پڑھو۔ جو ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء کی چھپی ہوئی ہے۔ اور پھر قادیان آکر ان کو حرف بحرف پورا ہوتے دیکھ لو۔ پھر ذرا غور کرو کہ دنیا میں آج بھی نبوت کے بیسیوں جھوٹے مدعی موجود ہیں۔ ان کو اس قدر قبولیت کیوں نصیب نہیں ہوتی؟ ان کے مقام اور شہر کیوں "مرجع خواص" نہیں بنتے؟ وہاں لوگوں کی آمد و رفت کی کثرت کے باعث سڑکوں میں گڑھے کیوں نہیں پڑتے اور سب سے بڑھکر یہ کہ دوسرے فرقوں کی طرف سے ان پر کفر کے فتوے کیوں نہیں لگتے۔ ان کے خلاف "احرار کانفرنسیں" کیوں نہیں منعقد ہوتیں! کیا اس کی یہی وجہ نہیں۔ کہ ان کے دامِ تزویر کو تار تار کرکے رکھ دینے والا ضوا کا جری صرف قادیان کی سرزمین میں پیدا ہوا۔ دوسرے مدعیانِ نبوت کے متعلق ان کو تسلی ہے۔ کہ چونکہ ان کے پاس صداقت نہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں۔ خطرہ صرف اسی کی طرف سے ہے جو حق و صداقت کا علمبردار اور خدا کے پیاروں کی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ جن کے ساتھ ٹھٹھا تمسخر اور استہزاء کرنا نسل انسانی کی پرانی عادت ہے۔ یا حسرة علی العباد ما یأتیهم من رسول الا کانوا به یستهزؤن۔ افسوس ان بندوں پر کہ ان کے پاس ایک بھی ایسا نبی نہیں آیا۔ جس کے ساتھ انہوں نے تمسخر نہ کیا ہو۔

دعویٰ کے بعد بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ۳۶ سال زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان اٹھا۔ تمام دنیاوی طاقتیں آپ اور آپ کے جاں نثار غلاموں کے خلاف متحد ہوگئیں تمام ظاہری ساز و سامان آپ کے مخالفوں کی حمایت میں تھے۔ لیکن ایک فوق الطاقت ہستی آپ کے ساتھ تھی۔ ایک وفا شعار مالک جس نے اپنے بھیجے ہوئے جاں نثار غلام کی مدد و نصرت کرکے اسے تمام دنیا پر غالب کردیا۔ ۱۲۹۰ھ میں آپ خدا تعالےٰ کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق وفات پائی۔ گویا اللہ تعالےٰ نے آپ کو سلسلہ الہامات کے بعد ۳۶ سال تک زندہ رکھا۔ آپ نے اپنے دعاوی کو کتابی صورت میں ۱۸۸۰ء میں شائع فرمایا۔ اور اس کے بھی ۲۸ برس بعد تک آپ زندہ رہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے آپ کو ۲۳ برس سے زیادہ مہلت دے کر اپنے فعل سے ثابت کردیا۔ کہ آپ فی الواقع خدا کی طرف سے تھے۔ کیونکہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں۔ ایک مثال بھی اس امر کی پیش نہیں کی جاسکتی۔ کہ کسی جھوٹے مدعیٔ نبوت و ماموریت نے اپنی طرف سے جھوٹے الہامات بنا کر خدا کی طرف منسوب کئے ہوں۔ اور اس کے بعد وہ ۲۳ برس تک زندہ رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحدی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے بھی گزشتہ انبیاء کی جماعتوں کی طرح تدریجًا ترقی کی۔ اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ مخالفین کی مخالفانہ سرگرمیاں نہ اس کا پہلے کچھ بگاڑ سکیں۔ اور نہ آئندہ کچھ بگاڑ سکینگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹے کا دشمن اور مفتری کو نیست و نابود کرنے والا ہے۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کریگا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالیگا۔ جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کرے۔ جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔" (اربعین ۲ صفحہ ۳)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقة الوحی صفحہ ۶۸)

"ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو۔ اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھا دیگا۔ کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔" (اربعین ۳ صفحہ ۱۷)

"یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کرسکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بیقدری سے مت دیکھو۔ جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقینًا سمجھو۔ کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا۔ تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہوجاتا۔ اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہوجاتا۔ کہ اب تک اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظرثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو۔ کہ شاید غلطی ہوگئی ہو۔ اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو؟" (اربعین ۴ صفحہ ۲۰)

"مخالف چاہتے ہیں۔ کہ میں نابود ہوجاؤں۔ اور ان کا کوئی ایسا داؤ چل جائے۔ کہ میرا نام و نشان نہ رہے۔ مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے۔ اور نامرادی سے مرینگے۔ اور بہتیرے ان میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مرگئے۔ اور قبر میں حسرتیں لے گئے۔ مگر خدا میری تمام مرادیں پوری کرے گا۔ یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں۔ تو میں کیوں ضائع ہونے لگا۔ اور کون ہے۔ جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۹)

"دنیا مجھکو نہیں پہچانتی۔ مگر وہ مجھ کو جانتا ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے۔ کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں۔ جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقینًا سمجھ لو۔ کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کریگا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے

اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک سجدے کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعائیں نہیں سنیگا۔ اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کرلے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳)

"مجھے ایسی حالت سے ہزار دفعہ مرنا بہتر ہے کہ وہ جو اپنے حسن و جمال کے ساتھ میرے پر ظاہر ہوا ہے۔ میں اس سے برگشتہ ہو جاؤں۔ دنیا کب تک اور یہ دنیا کے لوگ مجھ سے کیا وفاداری کرینگے تا میں ان کے لئے اس یار عزیز کو چھوڑ دوں۔۔۔ ۔۔۔ مجھے ڈراتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں لیکن مجھے اس عزیز کی قسم ہے جس کو میں نے شناخت کر لیا ہے۔ کہ میں ان لوگوں کی دھمکیوں کو کچھ چیز نہیں سمجھتا۔ مجھے اس کے ساتھ غم بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ دوسرے کے ساتھ خوشی ہو۔ مجھے اس کے ساتھ موت بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اسکو چھوڑ کر لمبی عمر ہو۔ جس طرح آپ لوگ دن کو دیکھ کر اس کو رات نہیں کہہ سکتے اسی طرح وہ نور جو مجھے دکھایا گیا میں اس کو تاریکی نہیں خیال کر سکتا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲)

"دیکھو! صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت سے ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے۔ اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو۔ کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں ان کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس امت پر رحم کر۔"

(ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ صفحہ ۲)

"ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کو نابود کرنے کی کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگائے۔ اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہو سکتا۔ وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اسے شناخت نہ کرے۔" (براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۳۰)

خدارا غور کرو

پیارے بھائیو! ہم آپ سے خدا کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ آپ ذرا ٹھنڈے دل سے خدا تعالیٰ کی اس سنت قدیمہ پر جو جھوٹوں کے متعلق اس کی ہے ایک نظر ڈالیں۔ ۲۳ سالہ معیار پر غور فرمائیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے۔ آپکے مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور اس کے بالمقابل آپ کی استقامت اور اولوالعزمی کو دیکھیں۔ اور پھر ان مخالف اور بظاہر ناساعد حالات میں جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی پر غور کریں۔ تو یقیناً آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کس طرف ہے؟ اور وہ کون فریق ہے جو خدا تعالیٰ کی بے شمار نصرتوں سے دن رات مؤید و منصور ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔

حکومت کشمیر کی مذہبی مداخلت کے خلاف قرارداد

۲۸ ستمبر کو بعد نماز عشاء نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب پریذیڈنٹ لیگ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) نیشنل لیگ اٹھوال کا یہ خاص اجلاس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میرپور کے اس نوٹس کو جو کہ انہوں نے ۱۸ جولائی کو پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ میرپور کے نام جاری کیا۔ مذہبی مداخلت تصور کرتا ہوا اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ امن شکن گروہ کے خلاف قانون کو استعمال کیا جاتا۔ لیکن اس موقع پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے احراری گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب ہو کر ایک ایسے جلسے کو جس کے پرامن رہنے کا یقین دلایا جاچکا تھا بند کرنے کا نوٹس جاری کر کے قانون کی مٹی پلید کی ہے۔ حکومت کشمیر کو چاہیئے کہ خطرناک صورت حالات پیدا ہونے سے قبل اپنے اس غلط قدم کو جو کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھایا ہے واپس لے۔

(۲) اس کارروائی کی نقول حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان۔ ہز ایکسلینسی وائسرائے صاحب بہادر ہند دہلی۔ مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دو

چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے کرنے والے مخلصین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک سال کی مدت جو مقرر کی گئی تھی اس میں سے نو ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اب صرف ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر تین ماہ باقی ہیں۔ وہ مخلصین جن کے وعدے حضور کی خدمت اقدس میں براہ راست پیش ہوئے ان میں سے نوے فی صدی احباب اپنے وعدوں کو مکمل طور پر پورا کر چکے ہیں۔ باقی دس فی صدی احباب رہتے ہیں۔ انھیں چاہیئے کہ ماہ ستمبر میں اپنا وعدہ پورا کر دیں۔ مگر اکثر جماعتیں اب تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکیں۔ انھیں چاہیئے کہ چونکہ اب وقت بہت کم رہ گیا ہے اس لئے ان کو زیادہ جدوجہد سے کوشش کر کے اپنے وعدوں کو اس ماہ میں پورا کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ نمائندگان مجلس مشاورت اور جماعت کے مخلصین کو چاہیئے کہ ہر جگہ کے مخلصین ان احباب کے پاس جن کے وعدے ہیں جا کر چندہ تحریک جدید کی وصولی کی کوشش کریں۔ اور اس وقت تک اس عمل کو جاری رکھیں جب تک ہر جگہ کے احباب چندہ تحریک جدید کے وعدوں کو سو فیصدی پورا نہ کریں۔ پس جن جماعتوں کے وعدے پورے نہیں ہوئے انھیں اس طریق عمل پر عمل پیرا ہونا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ لوگ ماہ ستمبر میں تمام وعدے پورے ہو جائیں۔ ورنہ اگر کچھ کسر رہ جائے تو اسے اگلے ماہ میں پورا کر دیں۔ وعدے کرنے والے مخلصین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خالی دعویٰ تو کوئی چیز نہیں۔ اپنے عمل سے ان کو اپنے مومن ہونے کا ثبوت دینا چاہیئے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"زبان سے فرمانبرداری کا دعویٰ کرنا کوئی چیز نہیں۔ عمل اصل چیز ہوتی ہے۔ ورنہ منہ سے اطاعت کا دعویٰ کرنے والا سب سے زیادہ منافق بھی ہو سکتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ لوگ جنھوں نے تحریک جدید میں وعدہ کیا اور پھر اسے پورا نہیں کیا۔ منافق ہیں۔ مگر کئی تھے جنھوں نے پہلے سال وعدہ کیا اور پھر وہ وعدہ پورا بھی کیا۔ مگر دوسرے سال کی تحریک میں آکر رہ گئے۔ ایسے لوگ یک سالہ مومن تھے ان کی دوڑ پہلے سال میں ہی ختم ہو گئی۔ دوسرے سال کی دوڑ میں شامل نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے سال سو رہا تے تھے کہ جو قربانی لینی ہے ابھی لے لو۔ ایسے تمام لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں نے اسی لئے تحریک جدید کے متعلق تین سال کی شرط لگا دی تھی۔ تا وہ جو پہلے یا دوسرے قدم پر تھک کر رہ جانے والے ہوں۔ وہ پیچھے ہٹ جائیں اور خالص مومن باقی رہ جائیں ایمان اور اخلاص کے سانس بھی مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے کہ کہتے ہیں کہ فلاں اونٹنی دس میل دوڑ سکتی ہے۔ فلاں اونٹنی بیس میل اور فلاں سو میل۔ ایمان کی بھی دوڑیں ہوتی ہیں۔ اور ایمان کی دوڑ وں میں وہی جیتتے ہیں جن کے لئے کوئی حد بندی نہ ہو ہمیں نہ یک سالہ مومن کام دے سکتے ہیں نہ دو سالہ مومن۔ بلکہ وہ کام دے سکتے ہیں جو بغیر کسی شرط کے ہمیشہ قربانیوں کے لئے تیار رہنے والے ہوں۔ اب ان شاء اللہ تیسرے سال کی تحریک آنے والی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کئی ہیں جو اس میں بھی رہ جاویں گے۔ وہ دو سالہ مومن ہوں گے جو تیسری تحریک کے وقت گر جائیں گے غرض کچھ لوگ اس سال گر گئے اور کچھ لوگ اگلے سال گر جائیں گے۔ اور پھر کچھ سہ سالہ مومن ہوں گے۔ جو تین سال کی قربانیوں پر صبر کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں یہ سب لوگ جھڑتے چلے جائیں گے اور گرتے چلے جاوینگے۔ یہاں تک کہ صرف وہ مومن رہ جائینگے جو حیاتی مومن ہوں گے یعنی ساری زندگی ہی وہ خدا تعالیٰ کے لئے قربانیاں کرنے میں گزارینگے۔ پس وہ لوگ ہونگے جن کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ دین کو فتح دیگا۔"

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

شجاع آباد کے احرار کی شرمناک حرکت

میرے برادر بزرگ جو شجاع آباد ضلع ملتان میں سب پوسٹ ماسٹر ہیں۔ آج بسلسلہ رخصت میرے پاس تشریف لائے۔ ان کی زبانی ان کے لڑکے کی وفات کے متعلق جو حالات سنے وہ تحریر کرتا ہوں۔

میرے بھائی صاحب کا لڑکا جس کی عمر قریباً ساڑھے آٹھ سال تھی شجاع آباد ضلع ملتان میں فوت ہو گیا۔ شجاع آباد میں دو ہی احمدی تھے۔ یعنے ایک میرے بھائی صاحب اور دوسرے شیخ حبیب الرحمٰن صاحب اے۔ ڈی۔ آئی۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے باپ قاضی محمد امین نے چند احراری غنڈوں کو اکسایا۔ کہ بچے کو قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں۔ اور وہ معہ چند احراری غنڈوں کے قبرستان میں گیا۔ اور قبر کھودنے والوں کو منع کر دیا۔ کہ یہاں قبر نہ کھودی جائے۔ آخر ایک صاحب سید ولایت شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی نے انتہائی ہمدردی سے اپنے قبرستان میں قبر کا انتظام کر دیا۔ اور احراری بدمعاش کا کچھ خیال نہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑی جرأت کا ثبوت دیا۔ نماز جنازہ میں چند غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ اور بچے کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین کے بعد احرار نے بڑے بڑے پوسٹر شائع کئے۔ تمام شہر میں شور ڈالا۔ اور مسلمانوں کو اکسایا کہ وہ سید ولایت شاہ صاحب کا اور ان مسلمانوں کا جو نماز جنازہ میں شریک ہوئے بائیکاٹ کریں۔ اور ان لوگوں کو جن کے اقربا اس قبرستان میں مدفون تھے اکسایا کہ بچے کی نعش کو اکھاڑ کر باہر پھینک دیا جائے۔ مگر خدا تعالٰے نے ان لوگوں کو ناکام کیا۔ ابھی تک ہر جمعہ میں کوئی نہ کوئی چنگاڑی اس شرارت کی اڑ رہی ہے۔ اور ان مسلمانوں کو جو جنازہ میں شریک ہوئے مشکلات میں پھنسانے کی کوشش جاری ہے ؎ خاکسار عبدالواحد

حکومت سندھ ایک دل آزار رسالہ کی طرف توجہ کرے

جماعت ہائے احمدیہ محمود آباد۔ ناصر آباد سٹیٹ۔ تھرپارکر سندھ متفقہ طور پر گورنمنٹ سندھ کی توجہ رسالہ "کرشن قادیانی" کی طرف مبذول کرا کے جو کہ ایک ننگ انسانیت اور بدقماش مسمی صاحبداد ایڈیٹر الاسلام سلطان کوٹ جیکب آباد نے حال ہی میں شائع کر کے جماعت احمدیہ کے نہایت ہی مقدس راہنما کی ذات پر نہایت ہی گندے اور قابل شرم اتہامات لگائے ہیں۔ اور اس طرح ہمارے جذبات کو بُری طرح مجروح کیا ہے۔ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ گورنمنٹ ہذا دُور اندیشی تدبر اور معاملہ فہمی سے کام لے کر ابھی سے ایسے فتنہ پرداز کے مونہہ میں لگام دے۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ کیونکہ ایسے بدکردار اور متفنی حکومت کی سیاست کے لئے ایک مہلک کیڑے کی صورت میں نشوونما پا کر حکومت و رعایا دونوں کے لئے پریشانی کا موجب ہوا کرتے ہیں ؎

تجویز ہوا کہ اسکی نقول حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز۔ گورنر صاحب بہادر سندھ۔ کلکٹر و سپرنٹنڈنٹ پولیس جیکب آباد اور الفضل کو بھیجی جائیں ؎

(نامہ نگار)

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے احباب سے گزارش

اڑیسہ کی سرزمین میں خدا کے فضل و رحم سے بعض ایسی قابل رشک مقدس ہستیاں مدفون ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی وہ نسلیں جو اس وقت موجود ہیں۔ اور جو آئندہ آنے والی ہیں ان کے اخلاص اور سابقون الاولون کے درجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان پر انشاء اللہ تعالٰے صلوٰۃ اور درود بھیجا کریں گی۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ میری مراد ان لوگوں سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ ہیں۔ ان جلیل القدر ہستیوں نے اڑیسہ جیسے دور دراز ملک سے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور آپ کے دیدار صحبت سے اس وقت مشرف ہوئے جبکہ تمام ہندوستان میں آپ کے خلاف کفر بازی اور عظیم الشان مخالفت کا طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ جبکہ دنیا چاہتی تھی۔ کہ ہر طرح سے آپ کو اور آپ کے سلسلہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دے۔ انہی بزرگ اور قابل قدر ہستیوں میں سونگھڑہ کے حضرت مولانا مولوی سید عبدالرحیم صاحب مرحوم بھی تھے۔ جن کی انتھک کوشش اور تبلیغ سے آج اڑیسہ میں مختلف مقامات میں جماعت پھیلی ہوئی ہے۔

ہم بحیثیت جماعت اگر اپنے بزرگ صحابہ کی یادگار اب تک قائم کرنے کے قابل نہیں ہوسکے۔ تو کم از کم ان کے حالات زندگی جو ازدیاد ایمان کا موجب ہیں۔ آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھ لینے چاہئیں۔ اس کے لئے خدا کے فضل سے ہمارے سلسلہ کے اخبارات کے صفحات کھلے ہیں۔ سونگھڑہ کے وہ سابقون الاولون اصحاب جو اس وقت تک اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ ان کی تعداد غالباً دس سے کم نہیں ہے افسوس کہ سوائے خاکسار کے والد صاحب مرحوم کے جن کے مختصر حالات زندگی ۱۹۲۵ء میں الفضل میں شائع کرائے تھے۔ باقی قریباً سب صحابہ کے ایمان پرور اور دلچسپ حالات زندگی ان کے لواحقین میں سے اب تک کسی نے شائع نہیں کرائے۔ خاکسار چونکہ ایک ایسے مقام میں مقیم ہے۔ جہاں سوائے خاکسار کے اور کوئی احمدی نہیں۔ اور نہ سونگھڑہ کی جماعت کے جلسوں میں شمولیت کا موقعہ ملتا ہے۔ اس لئے دل نے چاہا کہ پبلک طور پر اپنے بزرگ احباب سے اس بارے میں عرض کر دوں۔ میرا روئے سخن خصوصاً برادرم مکرم جناب مولوی سید عبدالحلیم صاحب مولوی عالم منشی فاضل حضرت مولوی سید اختر الدین احمد صاحب۔ مولوی سید عبدالحکیم صاحب و منشی سید غلام محمد غلام احمد صاحب کی طرف ہے۔ جن سے مؤدبانہ عرض ہے کہ توجہ فرمائیں ؎

خاکسار سید صمصام الدین احمد احمدی عفی عنہ از بالی چینہ رایور کٹک

حاجی احمد جی صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

حاجی احمد جی صاحب کی عمر اسّی سال کے قریب تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے آپنے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ عرصہ چار ماہ سل الامعاء دکہانک ڈسنٹری کے عارضہ سے بیمار رہ کر بروز سوموار ۳۱ اگست ۱۹۳۶ء کو وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون داتہ کے قریب موضع چکیاہ ہے خاکسار چکیاہ کا باشندہ ہے۔ حاجی صاحب مرحوم کی زندگی کے حالات سے اچھی واقفیت رکھتا ہے۔ حاجی صاحب میرے چچا مولوی عبدالرحمان صاحب سے شاگردانہ تعلق رکھتے تھے آپ کو پہلے وہابی کہا جاتا تھا۔ اور لوگوں سے کئی دکھ اُٹھا چکے تھے۔ اسی زمانہ میں آپنے حج بھی کیا تھا۔ آپ کو جب حضرت مسیح موعود کی آواز پہنچی تو آپ ملا فقیر محمد صاحب کو لے کر (ملا صاحب مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں) قادیان گئے اور ریتی چھلہ والے بڑ کے درخت کے نیچے رات گزاری۔ صبح مسجد مبارک میں گئے تو دیکھا کہ حضور اپنے صحابہ میں بعد نماز تشریف رکھتے ہیں اور گفتگو ہو رہی ہے۔ کہا کرتے تھے کہ مینے دیکھتے ہی حضور کو شناخت کرلیا۔ اور کچھ دن آپ کی مجلس میں رہے۔ اور بیعت کی اور واپس آ گئے۔ اور دو دفعہ پھر آپ قادیان گئے اور فضل دین مرحوم اور بابو رحمت اللہ کو جو آپکے فرزند تھے یکے بعد دیگرے بیعت کرائی۔ اس کے بعد داتہ میں احمدیت کی تبلیغ بڑھ گئی۔ اور مخالفت بھی بڑھ گئی تو آس پاس کے کئی مشہور مولویوں نے آپ کو دکھ پہنچایا۔ مگر حاجی صاحب کو بفضلہ تعالیٰ ایمانی ترقی نصیب ہوتی گئی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ مجھے لوگوں سے خدا نے بڑھ کر مال و دولت دیا ہے۔ ان کی مخالفت نے میرا کچھ نہیں بگاڑا۔ مجھے اس نے ان کا محتاج نہیں کیا بلکہ میں مخالفین کے لئے مشکل اوقات میں مالی جانی ہمدردی کرتا ہوں۔ آپ جلسہ سالانہ پر حتی الوسع ضرور جاتے اور بال بچوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔ اور ہفتہ عشرہ بعد جلسہ ٹھہرتے۔ اگر کسی وجہ سے رُک جاتے تو سخت افسوس محسوس کرتے۔ آپ پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ مگر اخبارات منگاتے تھے۔ دوسروں سے پڑھا کر سنتے تھے۔

آپ چندہ عام اور جلسہ سالانہ اور دیگر چندے نہایت اہتمام اور صفائی سے جمع کرتے اور اپنی آمدنی کا حساب کر کے دیتے تھے۔ کئی دفعہ پھلوں اور غلہ وغیرہ کا حساب مجھ سے آپنے کرا کر چندہ دیا ہے۔ دوسروں سے آپ چندہ لینے میں سخت گیر تھے اور ان سے آمدنیوں کا حساب لیتے تھے۔ نماز اول وقت میں ادا کرنے کے سخت پابند تھے۔ گھڑی جیب میں رکھتے اور انکی گھڑی کی واحد غرض تشخیص اوقات نماز تھی نماز میں ان کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ ایک دوسری دنیا میں ہیں۔ نماز تہجد کے سخت پابند تھے۔

ایک دفعہ ۱۹۳۰ء میں آپ کو سخت بیماری پیش آئی۔ یہ بیماری نومبر کے مہینہ میں ہوئی تو آپنے یوں دعا کی کہ اے قادر خدا! لمبی راتیں آ رہی ہیں۔ اور اگر تو نے مجھے وفات دیدی تو مجھے سخت افسوس ہوگا۔ اے خدا تو مجھے اچھا کر۔ میں تہجد کا حظ حاصل کرلوں۔ آپ کو خدا نے اس مرض سے اچھا کردیا۔ جماعت میں آپ تربیت و تعلیم کی نگرانی کرتے تھے۔ اگر کوئی احمدی نماز کی پابندی نہ کرتا تو آپ اس کو تنبیہ کرتے۔ ہر ایک احمدی کے حالات سے واقف رہتے۔ اور ہمدردی آپ کی جزو بدن تھی۔ تبلیغ کا آپ کو بیحد شوق تھا۔ کہیں سنتے کہ فلاں شخص احمدی ہوا ہے تو بہت بہت دفعہ الحمد للہ کہتے۔ دعاؤں کے بڑے دلدادہ تھے اور کہتے تھے کہ خدا نے میری بہت دعائیں سنی ہیں۔ ایک دعا کو دیر ہے اور وہ سال ہو گئے ہیں کہ کرتا جا رہا ہوں۔ مہمان نوازی بھی ان کی خاص صفت تھی۔

آپنے اپنے مکان کے متصل احمدیہ مسجد تعمیر کی۔ یہیں احمدی نماز پڑھتے ہیں۔ آپنے حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جائداد سے وصیت کی اور اپنی اہلیہ کی بھی وصیت کرائی۔

کام کاج کے عادی اور آہنی جسم رکھتے تھے اور کفایت شعاری کو پسند کرتے واجعلنی لسان صدق فی الاٰخرین کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ موٹی موٹی چند باتیں لکھدی ہیں۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ دعا ہے کہ بابو رحمت اللہ و بابو عبداللطیف صاحبان کو اللہ تعالیٰ اپنے مرحوم باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(آنریری مبلغ حکیم عبدالواحد زبدۃ الحکماء ماہر شہزادہ)

تلاش

علی محمد ولد محمد خان احمدی سکنہ چگین عرصہ تین سال سے لاپتہ ہے۔ جس کا قد لمبا چھ فٹ۔ نگاہ کمزور۔ آنکھوں پر عینک۔ عمر ساٹھ سال۔ داڑھی سفید جو آدمی اُن کا پتہ دے اُس کو پانچ روپیہ انعام باقی کرایہ و خوراک وغیرہ دوں گا

مولوی فتح محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چگین ڈاکخانہ ملا ہور۔

ضروری اطلاع

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں استاد کی ضرورت کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ وہ پوری ہو چکی ہے۔ اب کوئی دوست درخواست نہ بھیجیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مفید دوائیں

حکیم صاحب مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء جن کا اشتہار الفضل میں شائع ہوتا ہے۔ عموماً ان کی یہ ادویہ بہت مفید ثابت ہوئی ہیں میں نے ان کی ادویہ کو آزمایا اور بہت مفید پایا ہے۔ انکی ایک دوائی عورتوں کی ہمدرد گولیاں ایک عورت کو کھلائیں جو بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں خاکسار حافظ رحیم بخش احمدی ازام تا رڑ تحصیل حافظ آباد

ہر احمدی بھائی کو خوشخبری

"سفوف نو ایجاد" (فقیری ہدیہ)

یہ خوش ذائقہ اور ہاضمہ کے لئے اکسیر عجیب و غریب اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا ہر قسم کے نقص کو رفع۔ غذا کے ہضم میں اعانت۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ بھوک خوب لگتا ہے۔ مرد عورت بچہ بوڑھا ہر موسم میں استعمال کر سکتا ہے۔ اور بچیاں مفید ہے۔ بڑے کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے ایک پڑیہ صبح اور ایک پڑیہ شام کو پانی کے ساتھ اور بچوں کو شہد میں ملا کر استعمال کریں۔ زیادہ تعریف فضول ہے آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک پیکٹ رچودہ پڑیہ برائے سات یوم ۱۲ معہ محصول ڈاک عمر

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو رورکی۔ (یو۔ پی)

رشتہ درکار ہے

ایک مخلص احمدی نوجوان بعمر ۲۱/۲۲ سال جو کہ مشاہرہ ۸۰ روپیہ ماہوار گورنمنٹ سروس میں مستقل ملازم ہیں۔ آئندہ ترقی کا کافی موقعہ ہے کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی مخلص تعلیم یافتہ ظاہری اوصاف سے متصف اور ۱۸ سال سے زائد عمر کی نہ ہو۔ ذات پات کا کوئی سوال نہیں ہے۔ زیادہ تفصیل بذریعہ خط و کتابت م۔ الف معرفت سردار احمد احمدی پوسٹل کلرک حویلیاں ضلع ہزارہ ہو

بعدالت جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل ملتان

ہیمارام ولد ماہیارام قوم اچھپلانی سکنہ موضع تزگرا تحصیل ملتان فریق اول

بنام

واحد بخش ولد سلطان بخش و ملک صبح صادق۔ و ملک حسین بخش۔ پسران ملک بہادل بخش اقوام کھوکھر سکنائے موضع محمد پور کھوکھر ڈاکخانہ خاص تحصیل ملتان و احمد بخش ولد سلطان محمود قوم موچی سکنہ موضع رانہ واہن ڈاکخانہ کوٹلی نجابت۔ تحصیل شجاع آباد فریق ثانیان

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۵ متعلقہ چاہ گنہ والہ موضع رانہ واہن تحصیل ملتان

اشتہار

بمقدمہ صدر فریق ثانیان مذکورہ بالا کو عرصہ سے بغرض جوابدہی درخواست تقسیم ہذا طلب کیا جا رہا ہے۔ مگر وہ تا حال حاضر عدالت نہیں ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ فریق ثانیان مذکورہ بالا بغرض بیان دہی برائے ۱۶ ۹/۳۶ بمقام ملتان حاضر عدالت آ دیں۔ بصورت دیگر ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ تحریر ۱ ۹/۳۶

دستخط حاکم   (مہر عدالت)

تریاق معدہ و جگر

یہ مشہور و معروف مرکب ہزارہا انسانوں پر تجربہ ہو کر ایک بے نظیر مرکب ثابت ہو چکا ہے۔ ضعف جگر۔ بھس۔ کمی خون۔ جلن ہاتھ پاؤں۔ دل دھڑکن۔ زردی بدن۔ تپ تلی تلی بڑھ جانا۔ بخار وغیرہ عوارضات کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ازیں جریان۔ احتلام کے لئے شرطیہ علاج ہے۔ بیس سالہ جریان۔ احتلام فوراً کافور ہو جاتا ہے ٭

خوبصورت گولیاں کھانے میں آسان فوائد میں بے نظیر۔ جملہ عیوب سے پاک ہیں۔ اس کا کوئی جزو کسی مذہب میں حرام نہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک

المشتہر شیخ سردار احمد مہتمم دواخانہ احمدیہ عمر والہ ڈاکخانہ بھاگو والہ ضلع گورداسپور

باجلاس جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل ملتان

خدا بخش ولد ملک حسن علی قوم موچی سکنہ موضع رانہ واہن تحصیل ملتان فریق اول

بنام

ملک عمر علی ولد ملک فیض بخش قوم کھوکھر سکنہ موضع کھوکھر ڈاکخانہ خاص تحصیل ملتان فریق ثانی

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۶ متعلقہ چاہ نوشہرہ والہ موضع رانہ واہن تحصیل و ضلع ملتان

اشتہار۔ بمقدمہ صدر۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں ملک عمر علی فریق ثانی مذکور کو عرصہ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ مگر وہ تا حال حاضر عدالت نہیں آیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تعمیل کرنے سے گریز کر رہا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ملک عمر علی فریق ثانی مذکور بغرض بیان دہی مورخہ ۱۶ ۹/۳۶ کو بمقام ملتان حاضر عدالت آوے ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر ۱ ۹/۳۶

دستخط حاکم   (مہر عدالت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھوالناصر۔ ھوالشافی

میں مطب نوازی کی صد مایہ ناز و دیرینہ مجرب ایجاد

"موٹاپا دور"

ہوں۔ وہ لوگ جو مہینہ مہینہ بھر صرف اس لئے کہ ہمارا موٹاپا دور ہو جائے خوراک نہیں کھاتے۔ میں ان کے لئے بلا پرہیز بلا ضرر آب حیات ہوں۔ ہر روز ۶ اونس (۱۵ تولہ) وزن کم کرتا ہوں۔ میرے استعمال سے بعد از ولادت بڑھا ہوا پیٹ بھی اعلیٰ حالت پر آ جاتا ہے۔ میرا استعمال صحت کو بحال رکھتا ہوا جسم پھر تیلا بناتا ہے۔ مجھے ذی و مرد استعمال کر کے بفضل خدا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میری کم قیمت غربا اور امرا کے لئے پسندیدہ ہے۔ میں ریل میں بیٹھ کر دور دور کی سیر کرتا ہوں۔ اے خداوند کریم مجھ سے ہر ایک بیمار کو شفا حاصل ہو۔ کہ تو شافی ہے۔ میری قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ آنے ہے۔ نوٹ مکمل حالات لکھا کریں: پتہ مردانہ: مردانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ

پتہ زنانہ: زنانہ مطب نوازی کھرڑ انبالہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہنڈے ۵ ستمبر۔ باغیوں نے آئرون کو فتح کر لیا ہے۔ علی الصباح خونریز جنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو شام تک جاری رہا۔ آئرون میں متعدد مکانات ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے گئے۔ بہت سے مکانات میں آگ لگ گئی۔ سامان حرب کا ایک ذخیرہ اڑ گیا۔ شہر سے دو ہزار پناہ گزیں بارسیلونا روانہ ہو گئے ہیں۔

پیرس ۵ ستمبر۔ معاملات ہسپانیہ میں عدم مداخلت کے معاہدات پر عمل کرنے سے بہت سے ممالک نے عملی طور پر انکار کر دیا ہے اشتراکیوں نے بہت اطالویوں اور جرمنوں کو اس شبہ میں قتل کر دیا۔ کہ وہ باغیوں کی امداد کر رہے تھے۔ چنانچہ اطالوی جنگی جہاز اور تباہ کن کشتیاں بارسیلونا کی طرف روانہ ہو گئی ہیں۔ جرمنی جہازوں نے بھی نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ فرانس نے ہسپانیہ کے سفیر کو پیرس سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ ماسکو کے براڈ کاسٹنگ سٹیشن سے ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کی مالی امداد کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

پشاور ۵ ستمبر۔ کل ایک نجے جنرل پوسٹ آفس کے خزانچی پر کسی شخص نے حملہ کیا اور سترہ ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گیا۔ پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے

جبوتی ۵ ستمبر حبشہ میں راس عمرو کی افواج پر آج تین سو اطالوی بم بار طیاروں نے بم باری کی۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ راس کا سا کے چھوٹے لڑکے نے رات کی تاریکی میں طلیبا کی چھاؤنی پر حملہ کیا۔ اور کئی گھنٹہ تک جنگ ہوتی رہی۔ حبشی صبح ہونے سے پہلے بہت سا سامان لے کر بھاگ گئے۔ حبشی شبخون مارتے ہیں اور صبح ہونے سے قبل پہاڑیوں میں جا کر چھپ جاتے ہیں۔

بیت المقدس ۵ ستمبر۔ طولکرم تل ابیب۔ خلیل اور نابلس میں خونریزی شدت اختیار کر چکی ہے۔ عربوں نے حکومت برطانیہ کے غیر مصالحانہ رویہ سے مایوس ہو کر سڑکوں پر ڈائنامیٹ اور بم بچھا دیئے ہیں۔ طولکرم کے نزدیک آج تمام دن جنگ ہوتی رہی۔ برطانوی طیاروں اور مشین گنوں نے سرعت کے ساتھ عربوں پر بم اور گولیاں برسائیں نابلس اور یروشلم کے درمیان ڈائنامیٹ کے پھٹنے سے فوج کی ایک لاری تباہ ہو گئی۔ جس سے دو افسر ہلاک اور پندرہ سپاہی مجروح ہوئے۔ برطانوی فوج فلسطین میں پہنچ رہی ہے۔ حکومت بہت جلد مارشل لا نافذ کر دے گی۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کی فلسطین کی فوج کی کمک کے لئے دس ہزار فوج بھیجی جا رہی ہے۔ اس فوج کے پہنچنے پر فلسطین میں برطانی فوج کی تعداد سترہ ہزار ہو جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس قدر فوج مارشل لا نافذ کرنے کے لئے کافی ہو گی۔

ہنڈے ۵ ستمبر۔ آئرون کے کھنڈروں سے دھواں اٹھ رہا ہے۔ مزاحمت ختم ہو گئی ہے۔ فاتحین نے اس وقت تک پورے طور پر قبضہ کر لیا ہے سپاہی احتیاط سے قدم رکھ رہے ہیں۔ اس خیال سے کہ مبادا زمین کے نیچے ڈائنامیٹ بچھا ہوا ہو۔

ہنڈے ۵ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ باغی افواج نے سان سیبسٹین کے سرکاری مورچوں پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ حملہ آور شہر کے شمال و مشرق میں جمع ہو رہے ہیں۔

لاہور ۵ ستمبر۔ حکومت پنجاب کے اس نوٹس کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں جس کی رو سے مسٹر ایم۔ آر۔ مسانی جنرل سکرٹری آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کو چوبیس گھنٹہ کے اندر پنجاب سے نکل جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا اور گرفتاری کے بعد پنجاب سے باہر بھیج دیا گیا۔

رنگون ۵ ستمبر۔ برما کونسل آج سے توڑ دی گئی ہے۔ اور آئندہ عام انتخابات کے لئے تاریخیں مقرر کر دی گئی ہیں۔

لاہور ۵ ستمبر۔ پیپلز بنک کے چالیس ڈائرکٹروں آڈیٹروں اور افسروں کے خلاف کل بنک مذکور کے سرکاری لیکویڈیٹر کے وکیل نے ایک درخواست ہائی کورٹ میں پیش کی۔ جس میں کہا گیا کہ ان چالیس اشخاص نے بنک کے تقریباً ایک کروڑ چودہ لاکھ روپے کو غفلت کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ مدعا علیہم میں سے سر سکندر حیات خاں۔ سر دیا کشن کول اور سر عبد الحمید خصوصاً قابل ذکر ہیں

الہ آباد ۵ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل شدید بارش کے باعث شہر کے متعدد مکانات گر گئے ہیں۔

معاصر "انقلاب" ۶ ستمبر رقمطراز ہے کہ عراق کی مجلس دفاع متعلقہ فلسطین نے اعلیٰحضرت حضور نظام کی خدمت میں ایک مکتوب تشکر و امتنان ارسال کیا ہے۔ جس میں حضور نظام کا اس امداد کی بنا پر شکریہ ادا کیا گیا ہے جو ریاست سے پانچ ہزار پونڈ کی صورت میں مظلومین فلسطین کے لئے پیش کی گئی ہے

نیویارک ۵ ستمبر۔ خفیہ پولیس نے ایک ہفتاد سالہ بوڑھے کو اس شبہ میں گرفتار کیا ہے کہ مسٹر روز ولٹ صدر جمہوریہ امریکہ کو ہلاک کرنے کی سازش میں شریک تھا اس کے قبضہ سے ایک بم بھی برآمد ہوا۔

روما ۵ ستمبر۔ اطالیہ کے ذمہ دار حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس بات کے پیش نظر کہ دوسرے ممالک باقاعدہ ہسپانیہ میں اسلحہ بھیج رہے ہیں اطالیہ غیر جانبداری کا اعلان کر کے اپنے لئے آزادی عمل کا حق محفوظ کرے گا۔

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے عیسائیوں نے تمام دنیا کے عیسائیوں کے نام ایک مکتوب شائع کیا ہے۔ جس میں اعلان بیلفور پر بد نکتہ چینی کرنے کے بعد ان مظالم کا ذکر کیا ہے جو یہودیوں کے توطن کے باعث فلسطین میں ہو رہے ہیں۔

پیرس ۵ ستمبر۔ حکومت فرانس کو ہسپانیہ کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔ جس میں تمام حکومتوں سے خطاب کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ اطالوی ساخت کے چوبیس طیارے دیگر پہنچ چکے ہیں اس کے ساتھ ہی رومہ سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بارسیلونا میں اطالوی مزدوروں کی ہلاکت کے مسئلہ پر غور کرنے کے بعد حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بارسیلونا میں اطالوی جنگی جہاز بھیجے جائیں۔

شملہ ۵ ستمبر۔ کل مسٹر ستیہ مورتی اور مسٹر ڈیسائی نے استفسار کیا کہ کیا وائسرائے اس تحریک التوا کو ناجائز قرار دے سکتا ہے۔ جسے صدر کے سامنے ابھی پیش نہ کیا گیا ہو۔ صدر اسمبلی نے رولنگ دیا کہ وائسرائے کو اس قسم کی کسی تحریک التوا کو مسترد کرنے کا حق نہیں۔ جس پر صدر نے کوئی رائے نہ دی ہو۔

شملہ صدر اسمبلی کے اس رولنگ کے بعد کہ وائسرائے اس تحریک کو مسترد کرنے کا مجاز نہیں جس پر صدر نے رائے قائم نہ کی ہو۔ مسٹر ستیہ مورتی صوبہ سرحد کے انتخابات میں حکومت کی مداخلت کے خلاف اپنی قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے۔ صدر نے اسے پیش کرنے کی اجازت دے دی تھی لیکن لنچ کے بعد صاحب صدر کو اعلان کرنا پڑا کہ وائسرائے نے دوبارہ اس قرارداد کو ناجائز قرار دیا ہے۔

روما ۵ ستمبر۔ مشہور غدار حبشی سردار راس گگسا نے آج مسولینی سے ملاقات کی اور ان شاہی عطیہ جات کو جو شاہ نجاشی نے اسے دیئے تھے اس نے مسولینی کے حوالہ کر دیئے

امرتسر ۵ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۲ روپیہ ۱۱ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپیہ ایک آنہ ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپیہ چاندی دیسی ۴۹ روپیہ ۴ آنے

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی)